Your content is relevant
Tips for Improvement
Work on paper presentation
Insufficient length
Add more headings
Enough references
Make references prominent
Attempt all questions

سوال نمبر 2:
جواب:

(1) تعارف:

دین اسلام میں بہت ساری خوبیاں ہیں لیکن توحید کی خوبی اعلیٰ سب سے زیادہ نمایاں اور پیچیدہ ہوتی ہے۔ اسلام ایک خوب ماننے کا قائل ہے۔ اللہ کی ذات پر کامل بھروسہ رکھنا کہ وہ اکیلا ہے یکتا ہے۔ اللہ کو کسی قسم کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ سب اللہ کے محتاج ہیں۔ توحید صرف اللہ کی ذات کا ایک ہونے تک محدود نہیں ہے بلکہ اللہ کی ذات جیسے ذات میں اکیلا ہے ویسے ہی اللہ کی ذات صفات اور صفات کے تقاضوں میں تنہا ہے۔ اسلام کی یہ خوبی اس کے تمام عقائد کی بنیاد ہے۔ اگر ایک شخص اللہ کی واحدیت کا قائل نہیں وہ اللہ کو تنہا نہیں جانتا پھر چاہے وہ جو کرے وہ مسلمان نہیں کہلائے گا۔ اس کے انسان کی زندگی پر بے شمار اثرات ہیں۔ اور یہ عقیدہ انسانی زندگی میں انفرادی اہمیت کا حامل ہے۔

(2) توحید کے معنی و مفہوم:

توحید کے معنی ہے یکتا جاننا، اکیلا ماننا کے ہے۔ اس کا مفہوم ہے کہ اللہ کی ذات وحدہٗ لاشریک ہے۔ اس کا کوئی ہمسر اور شریک نہیں ہے۔ اللہ کی ذات قادر مطلق ہے۔ صرف اسی کا حکم چلتا ہے اس پوری دنیا پر صرف اللہ کی حکمرانی ہے۔ اور اللہ کے ساتھ اس حکمرانی میں کوئی بھی شراکت دار نہیں۔ اللہ کی ذات ہر عیب اور برائی سے پاک ہے۔

(3) اسلام میں توحید کا نظریہ:

اسلام میں نظریہ توحید اس بات کی وضاحت کرتا ہے اگر کسی شخص نے دین اسلام میں داخل ہونا ہے تو سب سے

CamScanner

Date

اس نے اللہ کی وحدانیت کا اقرار کرنا ہوگا اور دل سے اسکو تسلیم کرنا ہوگا۔ اس کائنات کو بنانے اور چلانے والی ذات اللہ ہی کی ہے

ام خلقوا من غیر شئ ام ھم الخلقون ○ ام خلقوا السموات والارض بل لا یوقنون

وہ کہتے ہے کہ زمین و آسمان اپنے آپ بن گئے یا اپنے خالق آپ ہے۔ حالانکہ انکو بنانے والا اللہ ہے لیکن وہ یقین نہیں کرتے

اس کائنات کو اللہ نے 6 دن اور راتوں میں بنائے۔ اور یہ چاند اور سورج کی پیدائش اللہ کا خدا ہونے کی وضاحت کرتے ہے۔

ان فی خلق السموات والارض واختلاف الیل والنھار لایت لاولی...

آسمانوں اور زمینوں کی پیدائش میں اور دن رات کے بدلنے میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہے

اللہ جو بھی کام کرتے ہے وہ ہر طرح کی غلطی اور نقائص سے پاک ہوتا ہے

ما تری فی خلق الرحمن من تفوت فارجع البصر ھل تری من فطور

ذرہ دیکھو پھر رحمن کی آفرینش میں خلل نظر آتا ہے۔

4 توحید کی اقسام:

(۱) توحید فی الذات:

اللہ کی ذات کو نہ کسی نے جنا ہے اور نہ تو اس نے کسی کو جنا ہے۔ وہ اکیلا ہے۔ وحدہ لا شریک ہے۔ اس جیسا کوئی نہیں ہے۔ وہ اپنی مثال آپ ہے۔

قل ھو اللہ احد ۝ اللہ الصمد ۝ لم یلد و لم یولد ۝ ۔۔۔

کہہ دو کہ اللہ ایک ہے۔ وہ صمد ہے۔ نہ اللہ کسی نے جنا ہے اور نہ اس نے کسی کو جنا ہے۔

(۲) توحید فی الصفات:

اللہ کی ذات کے اندر جو صفات ہے اس میں کسی کی شراکت داری نہیں۔ دنیا کی تمام صفات اللہ کے اندر موجود ہے اور ہر عیب سے اللہ پاک ہے۔ اللہ کے اندر بے شمار صفات کا مالک ہے۔

اللہ ھو لا الہ الا ھو ۝ الحی القیوم ۝ لا تاخذہ سنۃ و لا نوم ۔۔۔

کہہ دو کہ اللہ ایک ہے۔ وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے۔ آسمان اور زمین کا سارا نظام اس کی تدبیر پر مبنی ہے۔ اس کو نیند آتی ہے نہ اونگھ۔

(۳) توحید فی الافعال:

اللہ کی ذات کو کسی کام کو سرانجام دینے کے لیے کسی نوکر چاکر اور لشکر کی ضرورت نہیں۔ وہ بس کہتا ہے ہو جا تو وہ کام ہو جاتا ہے۔

انما امرہ اذا اراد شیئا ان یقول لہ کن فیکون

اس کا مطلب تو یہ ہے کہ جب وہ کہتا ہے کہ ہو جا تو وہ کام ہو جاتا ہے

(5) توحید کے انسانی زندگی پر اثرات

توحید کے انسانی زندگی پر بے شمار اثرات ہیں۔ ان اثرات کو انفرادی اور اجتماعی حصوں میں بانٹا دیا ہے۔

انفرادی اثرات:-

(1) عزت نفس:

عقیدہ توحید کا سب سے بڑا اثر جو انسان پر ہوتا ہے وہ یہ ہے اس میں عزت نفس جنم لیتی ہے۔ انسان اس بات کو سمجھ لیتا ہے کہ سب کچھ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ تو کسی اور سے کیوں مانگو۔ اس سے انسان میں خودداری جنم لیتی ہے۔ وہ کسی کے سامنے سراپا سوال نہیں ہوتا بلکہ اللہ سے اپنی ہر حاجت طلب کرتا ہے۔

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزاروں سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

(2) شجاعت اور دلیری:

انسان اس بات سے بہرہ ور ہو جاتا ہے اللہ کی ذات سب سے زیادہ طاقتور ہے۔ سب اللہ کے سامنے کمزور ہے۔ اللہ جس کو چاہے سزا دے اور جس کو چاہے انعام۔ اللہ کی ذات سب سے زیادہ اختیار والی ہے۔ چنانچہ یہ یقین انسان کو بہادر بناتا ہے۔ کہ ایک ظالم اور برے حالات کے سامنے سیسہ پلائی دیوار بناتا ہے۔

Date

(3) نفس کی غلامی سے نجات:

خواہش پرستی کرنے والا کبھی نفس کی غلامی اختیار نہیں کرتا۔ انسان اس بات کو جان لیتا ہے میں نے نفس اور خواہ میں سے کسی کو ایک چھوڑنا ہے۔ اب جب وہ یہ جانتا ہے کہ اللہ ذات سے میری ذات کو زیادہ فائدہ ہے تو وہ اللہ کی ذات کی غلامی اختیار کر کے نفس کی غلامی کو طلاق دیتا ہے۔

کیا تم نے اس شخص کو نہیں دیکھا جس نے اپنے نفس کو غلام بنا ہوا ہے

(4) عاجزی و انکساری

انسان کو جب اللہ کی طاقت کا احساس ہوتا ہے تو اس کے اندر عاجزی و انکساری پیدا ہوتی ہے کیونکہ اللہ غرور کو ناپسند فرماتا ہے۔ حدیث میں آتا ہے

مغرور انسان جنت کی خوشبو تک نہیں سونگھ سکے گا

چنانچہ اس لیے انسان میں عاجزی پیدا ہوتی ہے۔ ہر ایک سے وہ خوش اخلاق اور پیار و محبت سے ملتا ہے۔

(5) صبر و تحمل:

توحید سے انسان کے اندر صبر جیسی صفات جنم لیتی ہے۔ انسان کو اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ اللہ کی ذات صبر کو پسند فرماتی ہے اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

ان اللہ مع الصابرین

بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے

اللہ کا ساتھ حاصل کرنے کے لیے انسان اپنے اندر اس خوبی کو پیدا کرتا ہے۔

اجتماعی اثرات

Date

(1) بھائی چارگی کے احساس پیدا ہونا:

توحید سے معاشرے میں بھائی چارگی جنم لیتی ہے جب انسان اس بات کو جانتا ہے سب کا رب ایک ہے اور کی خوشنودی مجھ اس امر کو پورا کرنے ملی گی تو انسان اسلئے لیئے ہر عمل کو کوشش کرتا ہے۔ قرآن میں اللہ فرمانے ہے

انما المؤمنون اخوۃ

تمام مسلمان بھائی بھائی ہے

(2) حقوق و فرائض کی انجام دہی:

توحید سے انسان کے اندر حقوق و فرائض کے پورا کرنے کا جذبہ آتا ہے۔ انسان اپنی ذمہ داریاں پوری کرتا ہے اور دوسروں کے حقوق۔ انسان اس بات سے آگاہ ہو جاتا ہے اگر میں نے ایسا نہیں کیا تو مجھ پر قہر الہی نازل ہو گا۔ حدیث کا مفہوم ہے

قیامت میں کچھ لوگ آئے گے جن کے پاس پہاڑوں کے برابر اعمال ہوگے لیکن جہنم میں ڈال دیے جائے گے کیونکہ لوگوں کے حق کھایا ہو گا۔

چنانچہ اس صورتحال سے بچنے کے لیئے وہ حقوق و فرائض کو انجام دیتا ہے:

(3) احتساب کا خوف:

انسان کو اس بات کا احساس ہوتا ہے اللہ نے میرا حساب لینا ہے جو کچھ میں دنیا میں کروں گا اسکا جواب اللہ کو دینا ہے۔ اس لیئے میں اپنے اعمال درست کردو۔ قرآن میں اللہ فرماتا ہے

اقترب للناس حسابھم فی غفلۃ معرضون

لوگوں پر حساب کا وقت آ پہنچا ہے مگر وہ غفلت میں ہے

(4) **دوسروں مذاہب سے ہم آہنگی:**

لوگوں انسان کے اندر اس بات کا شعور پیدا کرتی ہے کہ
سب کا خالق ایک ہے اور اللہ کو اپنے بندوں سے بہت پیار ہے لیکن
یہ بندے اللہ کی ذات سے ناآشنا ہے۔ اس لیے ان سے
نفرت نہیں کرنی ان سے پیار کرنا چاہیے کیونکہ یہ لوگ
اگر ہمارے اس پیار بھرے رویے سے متاثر ہو گئے تو اللہ کی
ذات کے بہت قریب ہونگے۔

(5) **حاصل بحث::**

چونکہ اللہ کی ذات لاشریک ذات ہے اللہ ہر جگہ
موجود ہے۔ اللہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ اس کو روکنے والا
کوئی نہیں۔ اللہ کی ذات دلوں کے حال سے اور دعاؤں
کے تصورات سے باخبر ہے۔ اس یقین کے بعد انسان کی
زندگی بدل جاتی ہے۔ وہ خود کو اللہ کی مرضی کے مطابق بنانا
چاہتا ہے۔ اور زمانے کے باطل خیالات کو نظر انداز کرنا
شروع ہو جاتا ہے

CamScanner

سوال نمبر ۵ :
جواب :

تعارف :

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو زندگی کے ہر پہلو میں انسان کی رہنمائی فرماتا ہے۔ اسلام سیاسی محاذ میں بھی انسان کا رہنما ہے۔ اسلام سیاسی نظام بہت سی خصوصیات کا حاصل ہے۔ اسلامی سیاسی نظام میں حاکمیت اعلیٰ اللہ کی ہے۔ انسان زمین پر اللہ کا خلیفہ ہے۔ خلیفہ کا چناؤ اور تمام معاملات شورائیت کے نظام سے طے ہوں گے۔ یہ نظام ریاست کو فلاحی ریاست بنانے والا۔ قانون سازی سنت اور قرآن کی روشنی میں ہوگی۔ اقلیتوں کو ان کا حقوق دیا جائے گا۔ احتساب کا نظام اس سے قائم ہو گا۔ اس سیاسی نظام سے موجودہ سیاست میں موجود بہت سے مسائل حل ہوں گے مثلاً دھاندلی کا مسئلہ، حالت زار، ملوکیت کا مسئلہ، عدلیہ کی جانب داری کا مسئلہ، لیڈر پر غیر اسلامی ہونے کے الزامات اور فرقہ اور غیر دینی طبقے کو قانون سازی کے مسئلے پر چھوڑنے والا۔

اسلامی سیاسی نظام کی خصوصیات

حاکمیت اعلیٰ اللہ کی ہے :

اسلامی سیاسی نظام میں حاکمیت اعلیٰ اللہ سے وابستہ ہے۔ مغرب یہ حق لوگوں کو حاصل ہے۔ اللہ کی ذات کو خوش کرنا اور اسلام کی بقاء اسلامی سیاسی نظام کے اولین مقاصد میں سے ہیں۔ یہ جو کچھ دیا ہے اللہ نے دیا ہے۔ اللہ چاہے تو لے لے اس لیے اللہ کی حاکمیت ہے اور اس کے سامنے ساری مخلوق اور سارے نظام ہیچ ہے

لہ ملک السموات والارض، یحیی و یمیت وھو علی کل شئی قدیر

زمین و آسمان کا مالک اللہ ہے اور زندگی موت سب اللہ کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

CamScanner

Date

(د) **انسان زمین پر اللہ کا خلیفہ ہے**

انسان زمین میں اللہ کا خلیفہ ہے۔ یہ خلافت اللہ نے انسان کو سونپی ہے اور وہ زمین پر اللہ کا نمائندہ ہے اللہ فرماتا ہے

وَاِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً

اور جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین پر اپنا خلیفہ بھیجنا چاہتا ہوں

اے داؤد ہم نے تمھیں زمین پر اپنا خلیفہ بنا کر بھیجا۔

چونکہ انسان زمین پر اللہ کا خلیفہ ہے اس لیے اللہ کا حکم ماننا اور نافذ کرنا ضروری ہے

(ی) **شورائیت کا تصور:**

اسلامی سیاسی نظام شورائیت کے تصور پر مبنی ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اس نظام میں امور مشورے سے طے پائیں گے۔ خلیفہ کے چناؤ سے لیکر ریاست کے چھوٹے سے چھوٹا مسئلہ مشورہ سے طے پائے گا۔ اللہ فرماتا ہے

وَشَاوِرْھُمْ فِی الْاَمْرِ

اور اپنے کاموں میں ان سے مشورہ کر لیا کریں

وَاَمْرُھُمْ شُوْرٰی بَیْنَھُمْ

اور ان کے تمام امور کو مشورے سے طے پاتے ہیں

مغرب میں ووٹ کا تصور ہے جس کے بہت سے نقصانات ہیں۔ ووٹ کے لوگوں کی تعداد اس بات کی ہوگی کہ انھوں نے دین اسلام پر ایمان کب لایا، دین کے لیے کیا خدمات دی اور

Date

کردار کیا ہے۔ اس شوریٰ میں آنے والوں میں خوبیوں کا
ہونا بھی ضروری ہوگا۔ یہ شوریٰ بااختیار ہوگی۔ یہ خلیفہ کے احتساب
کی کرنے گی اور اسکو تجاویز اور اسکی معاونت

(4) قرآن وسنت کے مطابق قانون سازی:

یہ اسلامی ریاست کا اہم اصول ہے۔ جب حاکمیت اعلیٰ اللہ کی ہے تو
اس ریاست پر جو قانون بنیں گے وہ بھی اللہ اور اس کے رسول کے
ارشادات پر مبنی ہوں گے۔ اسلامی ریاست میں صرف اسلامی
قوانین رائج کیے جائیں گے۔ قانون سازی کے اصول قرآن اور
سنت سے ہیں وہ اتفاق ہو اور اجماع قیاس اور اجتہاد سے
بھی وہ خوب باخبر ہوں تاکہ نئے مسائل کا حل ڈھونڈنے
میں کسی قسم کی کوئی دقت نہ ہو

(5) مسلمانوں کو انکو حقوق دے جائے

اسلامی ریاست پر یہ لازم ہے کہ وہ اپنے سیاسی نظام جو
اسلام کے مطابق ہے اسکے ذریعے عام مسلمانوں کو انکے
حقوق مہیا کرے۔ کیونکہ بھی حقوق کو دینے میں اسکو ساتھ
ہر جانا ہے۔ زندگی کے حقوق، مساوات اور برابری، عزت دینا،
مال کی حفاظت، الفاظ کی آزادی اور تعلیم کا حق یہ
سب حقوق عام لوگوں کو بلا تفریق مہیا کیا جائے۔ یہ
حقوق اسلامی سیاسی نظام کی سب سے بڑی خوبی ہے
جس سے معاشرہ میں امن و سکون کی فضا پیدا
ہوتی ہے۔ لوگوں بچین سے زندگی گزارتے ہیں۔ محبت
پھیلتی ہے اور تفریق مٹتی ہے۔ اگر نہیں دیا تو
اللہ کے سامنے جواب دہ ہوگا۔

معلم بیٹا وہی بکری کا بچہ بیٹا وہی
بکری ہے لیا جائے گا

جناب اللہ ہر کسی کو انکا حق دینے کا حکم دیتا ہے۔

(4) **فلاحی ریاست کے قیام کا مخصوص نظام:**

اسلامی سیاسی نظام کے ایک اور خوبی یہ ہے کہ یہ فلاحی ریاست کے قیام کو یقینی بناتا ہے۔ لوگوں کی زندگی کو آسان بناتا ہے۔ انکی تمام ضروریات کو پورا کرنا انکی ذمہ داری ہوتی ہے۔ حضرت عمر فرماتے ہے

دریا دجلہ پر اگر ایک بکری کا بچہ بھی مرتا ہے تو اس کا ذمہ دار بھی عمر ہوگا۔

اس لیے ریاست میں سے غربت، گداگری، استحصال اور حق تلفی جیسی بیماریاں ختم ہو جاتی ہے۔ امن ہی امن ہوتا ہے۔

اسلامی سیاسی نظام کا درپیش عصری مسائل کا حل فراہم کرنا:

① **الیکشن میں دھاندلی کا حل:**

شورائیت، کا نظام دھاندلی کا بہترین حل ہے۔ جب لوگ اپنی رائے دینگے اور خلیفہ کا انتخاب ہوگا تو کسی قسم کی دھاندلی کی گنجائش نہیں رہ گی۔ اگر لوگ غلط رائے پر جب فیصلہ ہوگا تو کسی کو بھی شکایت نہیں ہوگی۔

② **جانب دار حکومت کے مسئلے کا حل:**

دور جدید میں ایک بات بڑی سنی جاتی ہے کہ فلاں حکومت فلاں طبقے کے طرف زیادہ مائل ہے یا فلاں سیاسی پارٹی کی طرف۔ جب مشورہ سب کے سامنے ہوگا تو ہر طرح کی جانب داری کا ڈھول زمین سے نکل جائے گا۔ معاشرے میں یکسانیت اور سب لوگ ہم خیال ہو جائے گے۔

③ **نااہل لیڈر کے چناؤ کا حل:**

مغربی سیاسی نظام میں لیڈر کا چناؤ ہر قسم شخص کر

سکتا ہے جو 18 سال کا ہو۔ چاہے ہر طرح کے لوگ خواہ اس میں شامل ہونے سے لیڈر کے چناؤ میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ اسلامی شورائی نظام میں صرف اہل افراد داخل ہو سکتے ہیں۔ وہ باشعور ہوں گے۔ ایماندار ہوں گے، پڑھے لکھے ہوں گے۔ صحیح فیصلہ کرنے گے اور کسی لیڈر کو چننے کے نا اہل ہونے کا اندیشہ کم ہو گا

④ **لیڈر پر غیر مذہبی ہونے کے الزامات کا حل:**

اسلام میں لیڈر کو قرآن و سنت کا عالم ہونا ضروری ہے۔ اگر اس بات کو کسی مذہب پر لگایا جائے تو جو بھی کسی ریاست کا لیڈر ہو ایسا ہو کہ وہ اپنے مذہب کا عالم ہو۔ تاکہ ایسے غیر مذہبی ہونے کے الزامات جھوٹے ثابت ہو جائیں اور سیاسی وحدت قائم رہے

⑤ **قانون سازی کے متعلق مسئلوں کا حل:**

اسلام میں قانون سازی قرآن اور سنت کے مطابق ہو گی۔ چاہے ریاست میں مختلف قسم کے لوگ ہوتے ہیں کچھ اسلامی اور کچھ غیر اسلامی۔ اب جب ملک میں کوئی قانون بنایا جاتا ہے تو یہ بحث شروع ہوتی ہے کہ قانون کیسا ہو۔ تو یہ سوال اسلامی سیاسی نظام نے حل کر دیا کہ قانون ریاست کے دین کے مطابق ہو

خلاصہ بحث

اسلام کا سیاسی نظام بہترین سیاسی نظام ہے جو ہر طرح کے عیب اور مسئلوں سے کوسوں دور ہے۔ اس میں ہر وہ خوبی شامل ہے جو کسی کامل نظام حکومت میں ہونی چاہیے۔ پس اب ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اس سیاسی نظام کو پوری طرح اپنائیں اور غیروں کے دیے ہوئے نظام کو اب خیر آباد کہیں

سوال نمبر ۹
جواب

تعارف:

اسلام نے عورتوں کو جو تحفظ دیا ہے وہ آج تک کسی مذہب نے نہیں دیا۔ عورتوں کو یہ حقوق بغیر کسی مشقت اور محنت کے ملے اور نبی علیہ السلام نے ان پر عمل کرنے پر انعامات اور انکو چھوڑنے پر عذاب کی خبر دی ہے۔ اسلام نے عورت کو زندہ رہنے کا حق، مساوات کا حق، عزت دینے کا حق، انصاف کا حق، سیاسی حقوق، تعلیم کا حق یعنی وہ تمام حقوق مہیا کیے جس سے عورت کی زندگی خوشگوار بن سکے

عورت کے حقوق

زندگی کا حق :-

اسلام نے عورت کو زندہ رہنے کا حق دیا ہے۔

من قتل نفس بغیر نفس او فسادا فی الارض فکانما قتل الناس جمیعا

جس نے کسی جان کو قتل کیا اور زمین میں فساد پھیلایا گویا اس نے پوری انسانیت کا قتل کیا

مساوات کا حق:

اسلام نے عورت کو مرد کے برابر قرار دیا

یا ایھا الناس انا خلقنٰکم من ذکر و انثٰی و جعلنٰکم شعوبا و قبائل

اے لوگوں ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہارے قبائل بنائے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو

عزت دینے کا حق:

اسلام نے اس بات کا حکم دیا کہ عورت کی عزت کی جائے

Date

لقد کرمنا بنی آدم
ہم نے آدم کی اولاد کو عزت بخشی

④ تعلیم کا حق
اسلام نے عورت کو تعلیم حاصل کرنے کا حق دیا
علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت کا
فرض ہے

حضرت عائشہ سے جلیل القدر صحابہ مشورہ کرنے آتے اور
مسئلوں کا حل دریافت کرتے کیونکہ انکے پاس علم بہت زیادہ
تھا

⑤ مال کا حصول حق
اسلام عورت کو اسلام مال دینے کا حق دیا

للرجال نصیب مما اکتسبو والنساء نصیب مما اکتسبن
مرد جو کمائے اسکے لیے اور عورت جو کمائے وہ
اسکے لیے

⑥ انصاف کا حق
اسلام نے عورت کو انصاف دینے کا حق دیا

قل امر ربی بالقسط
کہہ دیجئے میرے رب نے مجھے انصاف کا حکم دیا

⑦ سیاسی حقوق:
اسلام نے عورت کو سیاسی حقوق بھی دیئے۔ عورتوں سے رائے
لینے کا حق دیا۔ جب حضرت عثمان کی تقرری کا عمل چل رہا تھا تو
حضرت عبدالرحمن بن عوف نے گھر گھر عورتوں سے رائے لی۔
اسلام نے ساتھ اٹھیں معاشرے میں عزت کا موقع دیا۔

حضرت عمرؓ نے ایک دفعہ حق حق مہر کے متعلق کوئی قانون بنا دیے
تو ایک عورت نے انکو ٹوکا اور قرآن کی آیت پڑھی تو حضرت
عمرؓ نے وہ قانون نہیں بنایا

④ ازدواجی حقوق

(i) نکاح کا حق :

اسلام نے عورت کو نکاح کرنے کا حق دیا۔ اگر ایک عورت کا
خاوند فوت ہو جائے تو وہ عدت کے بعد دوسرا نکاح کر سکتی ہے
اپنی عورتوں کو طلاق کے بعد شوہروں سے نکاح کرنے سے
نہ روکو

(ii) حق مہر کا حق

اسلام نے عورت کو حق مہر دینے کا حکم دیا ہے۔
اور اس بات پر تلقین بنائے کہ جائے کتنی ہی حق مہر ہو
انکیں واپس لوٹاؤ
"و اتوا النساء صدقتھن نحلۃ"
خوشی خوشی ادا کرو

(iii) نان و نفقہ کا حق

اسلام نے مرد کو عورت کے تمام ضروریات کو پورا کرنے کا
قائم دیا ہے
الرجال قوامون علی النساء
مرد عورتوں پر محافظ اور منتظم ہے

⑤ اسلام میں اقلیتوں کے حقوق

تعارف :

اسلام نے اقلیتوں کے حقوق کو یقینی بنانے کے لیے بہت
سی آیات اور احادیث نازل فرمائی۔ اسلام دنیا کا وہ واحد

4

مذہب جو اقلیتوں کو اس قدر دوبارہ حقوق مہیا کرتا ہے
ورنہ دنیا میں اقلیتوں کو دور کی بات اکثریت کے حقوق کی
حفاظت کو نہیں۔

اقلیتوں کے حقوق

(i) **جان کے تحفظ کا حق:**

اسلامی اقلیتوں کی جان کی ذمہ داری لیتا ہے۔ اسکو محفوظ کرنے کی ذمہ داری ریاست پر ڈالتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا
ایک شخص سے ایک غیر مسلم کا قتل ہو گیا تو آپ ﷺ نے اس شخص کو بھی قتل کرنے کا حکم دیا اور فرمایا اقلیتوں کے حقوق کی ذمہ داری میری سب سے بڑی ذمہ داری ہے

حضرت علی فرماتے ہے

انکی جانیں ہماری جانوں کی طرح ہے۔
انکے خون کی دیت ہمارے خون کی دیت کے برابر ہے

(ii) **مال کا تحفظ**

اسلام اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کا حکم دیتا ہے اور انکے مال مسلمانوں کے مال کی طرح قرار دیتا ہے۔ حضرت علی فرماتے ہے

انکا مال ہمارے مالوں کی طرح ہے

(iii) **معاشرتی زندگی کا حق:**

اقلیتیں اسلامی معاشرہ میں زندگی گزارنے میں کسی قسم کی کوئی پابندی عائد نہیں ہے وہ اپنے تہوار منا سکتے ہے۔ حضرت خالد بن ولید جو اہل حیرہ کی فتح کر جو خط لکھا تھا اس میں مذہبی پابندی نہیں تھیں

و انکو قانون اور گھنٹیاں بجانے سے نہ روکا جائے اور نہ ہی انھیں یوم عید پر نمائش نکالنے سے روکا جائے

(۸) سیاسی حقوق:

اسلامی ریاست اس بات کو یقینی بنائے گی کہ اقلیتوں کو سیاست میں نظر انداز نہیں کیا جائے۔ انھیں ووٹ دینے کا حق ہوگا۔ ان کے لیے سیاست میں مخصوص نشستیں ہونگی۔ انکو اسلامی قوانین پر عمل کرنے پر زور بر نہیں دیا جائے گا۔

(۹) عبادات کا حق:

اسلامی ریاست میں اقلیتیں کھلے عام اور بغیر کسی ڈر و خوف کے عبادت کر سکیں گی۔ ان پر کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں ہوگی۔

لا اکراہ فی الدین

دین میں کوئی جبر نہیں۔

حتیٰ کہ جب عہد نبوی میں بنی نجران سے یہودیوں کا قافلہ آیا تو انھیں مسجد میں ٹھہرایا گیا

خلاصہ بحث:

چنانچہ اسلام ایک مکمل دین ہے۔ جو ہر طرح کے استحصال، ظلم اور حق تلفی سے منع کرتا ہے۔ اس دین نے جہاں اہل ایمان والوں کو حقوق عطا کیے وہی غیر مسلموں کو بھی حقوق فراہم کیا تاکہ انھیں ظلم سے بچایا جا سکے۔ اب المعروف اس امر کی ہے کہ انھیں کھل کر جینے دیا جائے اور عوام الناس کو ان حقوق کے بارے میں بتایا جائے۔ عورت اور اقلیتیں معاشرے کی کمزور اکائیاں ہیں لیکن انھیں یہ حقوق مہیا کر کے اسلام نے انکو یہ عزت بخشی اور ظلم سے حفاظت فرمائی۔